شراب اور ناپاک دواؤں کے احکام

شراب کے ناپاک ہونے کی وجہ:

سوال: شراب اگر نشہ کی باعث سے ناپاک ہے، تو افیون اور بھنگ کیوں ناپاک نہیں، اور اگر سڑ جانے کے سبب سے ناپاک ہے، تو پانی، جو بلا آمیزش کسی ناپاک چیز کے، سڑ جاوے، وہ بھی ناپاک ہونا چاہیے، غرض موجب نجاست کا تحریر فرماویں، اور اس کی وجہ بھی تحریر فرمادیں کہ جب شراب میں نمک ملا دیں، تو وہ سرکہ بن جاتا ہے، کیوں ناپاک نہیں رہتا، کہ دراصل وہی شراب ناپاک تھی؟

الجواب

شراب بحکم حق تعالیٰ نجس ہوئی، جیسا کہ پانی اس کے حکم سے پاک ہوا، (۱) کہ شراب کو قرآن میں رجس فرمایا ہے۔ (۲)

جواب تو ہو چکا، اب سنو! کہ ایسی حجت اگر آپ کریں گے، تو کوئی شئی پاک و ناپاک نہ رہے گی، مثلاً پوچھو گے کہ پیشاب کیوں نجس ہے، اگر پتلا ہونے کے سبب، تو پانی اور شیر بھی چاہیے (کہ) نجس ہو، اور جو آدمی کے اندر سے نکلنے کے سبب، تو تھوک چاہیے (کہ) ناپاک ہو، علیٰ ہذا۔ اگر تمہارا یہی قیاس ہے، تو اس کا سلسلہ بے نہایت ہے، پس آپ کو ایسے شبہات نہ کرنے چاہئیں، کیا ہم اور تم اور کیا ہماری قیاس اور سمجھ جو احکام میں حجت نکالیں۔

اور سرکہ شراب کا اس واسطے ناپاک نہیں، کہ اس کی حقیقت بدل گئی، دیکھو! منی اور علقہ نجس تھا، آدمی (بن کر) پاک ہو گیا، کہ حقیقت بدل گئی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ بدست خاص، ص: ۳۴ (باقیات فتاویٰ رشیدیہ: ص ۳۷۱)

کیا ہر قسم کی شراب نجس ہے:

مسئلہ: خمر خواہ انگوری ہو یا عسل اور جو کی، غرض کل مسکر حرام نجس ہے، امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اور اس پر ہی فتویٰ دیا گیا ہے اور ہمارے اساتذہ نے، جو زمانہ گذشتہ میں نان پاؤ کا قصہ و تکرار ہوا تاڑی کے سبب سے، اس کو منع

(۱) ''وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُوْرًا''. (سورۃ الفرقان: ۴۸) انیس

(۲) ''اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ''. (سورۃ المائدۃ: ۹) انیس

اور حرام لکھا تھا، لہذا بندہ کے نزدیک راجح مذہب یہی ہے، سوتحقیق اس خمر کی کہ پوڑیہ میں پڑتی ہی نہیں، بہرحال اختلاف میں احتیاط تو اوروں کو بھی بہتر ہے، ظاہر احادیث میں موجود تو سب سکر کی خمریت کو چاہتا ہے "کل مسکر خمر" صاف موجود ہے۔(۱) "وإن الحنطة لخمرًا" (۲) اب تاویل کا باب واسع ہے۔ "والشيء إذا ثبت ثبت بلوازمه" (۳) خمر ہے تو حرام بھی نجس بھی ہے، ظن قطعی کے فرق میں تخفیف ہوجاوے، نہ ارتفاع اگر مذیل بخا کستر پایا جاوے تو طہارت ہوتی ہے ورنہ جفاف مطہر نہیں، جفاف ارض تو امام صاحب کے نزدیک مطہر ہے۔ ثوب، دوا، خمیر پاک نہیں ہوتا، خمر میں آٹا گوندھ کر پکاوے، روٹی نجس ہووے گی، بول میں پارچہ تر ہو کر خشک ہوجاوے، ناپاک ہی رہے گا، حالانکہ رطوبت بول کو ہوا لے گئی، علیٰ ہذا، جفاف خمر موجب طہارت نہیں، شراب کسی شئ میں خلط ہو اور پھر خشک ہو، بول پر قیاس ہوگا اور جواڑنے کے کچھ اور معنی ہیں وہ مجھ کو معلوم نہیں، اگر پارچہ شراب میں مبلول ہو کر خشک ہو، تو پاک نہیں ہوتا، اگرچہ تیزی دھوپ سے یا حرارت آتش سے شراب اڑتی ہی ہو، یہ مسئلہ مجھ کو معلوم نہیں، اگر شراب کا پڑنا محقق نہیں، تو البتہ ناپاک نہیں اور بعد تحقیق وقوع کے بلوئ کیا کرے گا، بلویٰ وہ معتبر کوئی کرے کہ اجتناب دشوار ہو، زینت کا کپڑا ترک کرنا نفس پر ناگوار ہے، یہ کیا بلویٰ ہے، ہندوستانی کپڑا برتنا چاہیے، اس واسطے بلوے کے معنی فہم (سمجھ) میں نہیں آتے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ رشیدیہ کامل: ص ۲۵۱-۲۵۲) ☆

مسکرات یابسہ ورقیقہ میں فرق کی وجہ:

سوال: مسکرات یابسہ ورقیقہ میں فرق کرنے کی کیا وجہ ہے؟ کہ یابسہ کو بقدر غیر منشی پاک اور حلال کہا جاتا ہے،

(۱) ابن عمر رضی اللہ عنہ رفعه: "کل مسکر خمر و کل مسکر حرام". (جمع الفوائد حدیث نمبر ۵۶۰۸۔ صفحہ: ۸۳۳۔ بخاری: ۵۵۷۵۔ مسلم: ۲۰۰۳۔ ابوداؤد: ۳۶۷۹۔ ترمذی: ۱۸۶۱۔ نسائی: ۲۹۶/۸ وغیرہ۔ انیس)

(۲) اور یقیناً گیہوں بھی نشہ آور ہے۔ انیس

(۳) اور کوئی چیز ثابت ہوتی ہے، تو اپنے لوازم کے ساتھ ثابت ہوتی ہے۔ انیس

☆ ہر قسم کی شراب نجس ہے:

مسئلہ: شراب مسکر مطلقاً نجس ہے، امام محمد رحمہ اللہ کے یہاں اسی پر فتویٰ دیا (گیا) ہے، درمختار میں مذکور ہے، اور یہی مذہب بندہ کے اساتذہ کے یہاں راجح ہے۔ تبدیل ماہیت ہیولیٰ صورت کی تبدیلی سے ہوتا ہے کہ حقیقت دیگر ہوگئی، نہ (کہ) ترکیب سے، ورنہ روٹی خمر سے گوندھے درست ہو، شراب سے مرکب دوا حلال ہو، یہ باطل ہے۔ سرکہ میں تبدیل ماہیت ہے نہ (کہ) ترکیب، پوڑیہ میں ترکیب ہے، نہ (کہ) تبدیل ماہیت، منتہائے مسکر سمیت ہے، خلاصۂ شراب بھی شراب ہی ہوتی ہے، اگرچہ تیزاب بن جاوے۔

(ابن عمر رضی اللہ عنہ رفعه: "کل مسکر خمر و کل مسکر حرام" الخ. (جمع الفوائد حدیث نمبر ۵۶۰۸۔ صفحہ ۸۳۳۔ بخاری ۵۵۷۵۔ مسلم ۲۰۰۳۔ ابوداؤد ۳۶۷۹۔ ترمذی ۱۸۶۱۔ نسائی: ۲۹۶/۸ وغیرہ۔ انیس) فقط واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ رشیدیہ کامل: ص ۲۵۱)

اور رقیقہ کو پاک وحلال نہیں کہا جاتا، مع ورود النص: "كل مسكر حرام وما أسكر كثيره فقليله حرام". (۱)

الجواب ـــــــــــــــــــــــــــــــ

مسکرات میں انگوری شراب کا نجس عین ہونا منصوص ومتفق علیہ ہے۔(۲) اور ماسوا انگوری شراب کے جس قدر شرابیں ہیں، جو ائمہ ان کو خمر کہتے ہیں، ان کے نزدیک وہ بھی نجس اور حرام ہیں۔(۳) البتہ ادویہ مسکرہ جیسے افیون، بھنگ وغیرہ نجس نہیں، بلکہ طاہر ہیں، لیکن ان کا کھانا حرام ہے بوجہ سکر کے۔(۴) البتہ اگر بطور تداوی قدر سکر سے کم کھائی جائے، تو درست ہے، اور بطور تلہی ناجائز ہے۔(۵) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

املاہ بلسانہ خلیل احمد عفی عنہ (فتاویٰ مظاہر علوم: ۸/۱)

بھنگ پاک ہے:

سوال: نشہ لانے والی چیز مثلاً بھنگ وغیرہ کوٹ کر بواسیر کے مسوں پر لگائی جائے، تو بغیر دھوئے نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں، اور بھنگ پاک ہے یا ناپاک؟ بینوا توجروا۔

الجواب ـــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

بھنگ اگر چہ حرام ہے، مگر پاک ہے، (۶) بدون دھوئے نماز ہو جائے گی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۳ / شوال ۱۳۹۸ھ (احسن الفتاویٰ: ۲/۱۰۱)

شراب سرکہ بن جائے، تو پاک ہے:

سوال: شراب میں نمک ڈالنے سے پاک ہوجاتی ہے یا نہیں؟

---

(۱) سنن ابن ماجة (۳۳۹۲) باب ماأسكر كثيره فقليله حرام۔ انیس

(۲) والشراب لغةً كل مائع واصطلاحاً مايسكر والمحرم منها اربعة انواع، الأول الخمر وهي النيء بكسر النون وتشديد الياء من ماء العنب إذا غلى واشتد وقذف أي رمى بالزبد اى الرغوة ولم يشترط اقذنه وبه قالت الثلاثة وبه أخذ ابو حفص الكبير وهو الأظهر وهي نجسة نجاسة مغلظة كالبول. (الدر المختار على هامش رد المحتار، كتاب الأشربة: ۵/۲۸۸-۲۸۹)

(۳) ولم يبين حكم نجاسة السكر والنقيع و مفاد كلامه أنها خفيفة وهو مختار السرخسي، واختار في الهداية أنها غليظة. (الدر المختار، كتاب الأشربة: ۶/۴۵۲، انیس)

(۴) ويحرم أكل البنج و الحشيشة. (الدر المختار، كتاب الأشربة: ۶/۴۵۷، انیس)

(۵) والحاصل أن استعمال الكثير المسكر منه حرام مطلقًا كما يدل عليه كلام الغاية، وأما القليل فإن كان للهو حرم ... وإن كان للتداوي وحصل منه إسكار فلا. (ردالمحتار، كتاب الأشربة، تحت قول الدر: ويحرم أكل البنج والحشيشة: ۶/۴۵۸، انیس)

(۶) ويحرم أكل البنج و الحشيشة. (الدر المختار، كتاب الأشربة: ۶/۴۵۷)

<u>مسئلہ</u>: افیون، بھنگ، حشیش، ہیروئن، گانجا، چرس وغیرہ گرچہ ان کا کھانا حرام ہے، مگر نجس نہیں ہیں۔ (طہارت کے احکام ومسائل: ص ۳۵۔ انیس)

الجواب

جب سرکہ بن جاتی ہے، تو پاک ہی ہو جاتی ہے، نمک سے ہو یا کسی اور ذریعہ سے۔(۱) فقط (فتاویٰ رشیدیہ کامل: ص ۴۴۷)

شراب ڈالی چیز کو دھوپ سے اڑا دی جائے، سور کی چربی سے بنا صابون اور شراب کے سرکہ کا حکم:

سوال (۱): کسی شئ میں رس (شراب) ڈال کر دھوپ میں رکھ دی گئی، بعد میں اس شئ کو تیل میں ڈالا گیا، اس کا استعمال جائز ہے یا نہیں، اور وہ دوا جس میں ڈال کر دھوپ سے اڑائی، وہ پاک ہے یا ناپاک؟

(۲) دیگر یہ کہ سور کی چربی کسی صابن میں پڑتی ہے، اس کی نسبت کسی راوی نے بیان کیا ہے کہ اس کے استعمال کا فتویٰ علمائے دیوبند نے دیا ہے۔ آیا یہ بات صحیح ہے یا غلط؟

(۳) ناپاک شئ کا جب استحالہ ہو جائے، تو وہ پاک ہو جاتی ہے، اس کی کیا صورت ہے؟

(۴) شراب میں نمک ڈال کر سرکہ ہو جاتا ہے، استعمال جائز ہے یا نہیں؟ حلال ہے یا ناپاک یا مکروہ؟

الجواب

(۱) استعمال اس تیل اور دوا کا ناجائز ہے۔

(۲۔۳) صابون کے مسئلہ کو درمختار اور شامی میں یہ لکھا ہے کہ ناپاک تیل اور نجس چربی اور مردار کی چربی سے جو صابون بنایا جائے، وہ پاک ہے بسبب انقلاب حقیقت کے، جیسا کہ نمک میں کوئی مردار جانور گر جائے اور نمک ہو جائے، تو وہ بھی پاک ہے۔ صابن کی بحث میں شامی (درمختار) میں ہے:

"ویطهر زیت تنجس بجعله صابوناً، به یفتیٰ" الخ. (درمختار، جلد اول، ص ۳۲۵)

"وظاهره أن دهن المیتة کذلک" الخ. (شامی)(۲)

وفی شرح المنیة مایؤید الأول حیث قال: وعلیه یتفرع ما لو وقع إنسان أو کلب فی قدر الصابون فصار صابوناً یکون طاهرًا لتبدل الحقیقة، اهـ. شامی(۳)

(۱) (لا) یکون نجسًا (رماد قذر) ... ...(و) لا (ملح کان حمارًا) أو خنزیرًا ولا قذر وقع فی بئر فصار حمأة لانقلاب العین، به یفتیٰ. (الدر المختار، باب الأنجاس: ۱/۲۱۷)

سألت عائشةؓ عن خل الخمر؟ قالت: لابأس به هو إدام. (مصنف ابن أبی شیبة ۲۳ فی الخمر یخلل، ج خامس، ص ۹۸، نمبر ۲۴۰۸۳/ مصنف عبدالرزاق، باب الخمر یجعل خلاً، ج تاسع، ص ۱۶۱، نمبر ۱۷۴۲۱)

قال: شهدت عمر بن عبد العزیز کتب إلٰی عامله بواسط أن لاتحملوا الخمر من قریة إلٰی قریة وما أدرکت فاجعله خلاً. (مصنف ابن أبی شیبة، باب فی الخمر تحول خلا ۵/ ۹۹، نمبر ۲۴۰۹۰/ مصنف عبد الرزاق، باب الخمر یجعل خلاً ۹/۱۶۱، نمبر ۱۷۴۲۵، انیس)

(۲۔۳) الدر المختار مع رد المحتار، باب الأنجاس: ۱/۲۹۱، ۲۹۲۔ ظفیر

اور درمختار میں دوسری جگہ ہے:

"(و) لا (ملح كان حمارًا) أو خنزيرًا الخ لانقلاب العين، به يفتىٰ". (درمختار: ۱/۳۳۸) (۱)

ان عبارات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ خنزیر کی چربی کا بھی یہی حکم ہے کہ صابون بن کر پاک ہوجائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) یہی حکم ہے شراب کے سرکہ بنانے میں کہ سرکہ انقلاب عینی ہوجاتا ہے، اور شراب، شراب نہیں رہتی، استعمال اس کا حلال ہے اور وہ پاک ہے۔

شامی: ۱/۳۲۵ میں ہے:

"نحو خمر صار خلاً وحمار وقع في مملحة فصار ملحاً الخ فإن ذلك كله انقلاب حقيقة إلىٰ حقيقة أخرىٰ". (۲) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۱/۳۱۵، ۳۱۶)

ہاتھ شراب میں ڈبونے پر ناخن کاٹنے کا حکم:

سوال: اگر ہاتھ شراب میں ڈبودیا تو ناخن کاٹ کر پاک کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

اگر ہاتھ کو پاک کرلیا تھا اور دھولیا تھا، تو ناخن کتر کر دوبارہ ہاتھ دھونے کی ضرورت نہیں ہے۔ (۳) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۱/۳۴۱)

شراب کی خالی بوتل کے استعمال کا حکم:

سوال: شراب کی خالی بوتل کا تیل وغیرہ کے لئے استعمال کرنا کیسا ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

شراب بذاتِ خود نجس ہے، جس برتن میں شراب موجود ہو، اس کا استعمال بھی جائز نہیں، مگر خوب صاف کرنے کے بعد جب یہ یقین ہوجائے کہ شراب کے آثار باقی نہیں رہے، تو اس بوتل یا برتن وغیرہ کو استعمال کرنا جائز ہے۔

قال النبي صلى الله عليه وسلم: " نهيتكم عن النبيذ إلا في سقاء فاشربوا في الأسقية كلها و لا تشربوا سكرًا". (شرح طيبي: ج ۱ ص ۱۳۸، كتاب الإيمان، الفصل الأول) (۴) (فتاویٰ حقانیہ، جلد دوم، صفحہ: ۵۸۲ و ۵۸۳)

---

(۱) الدر المختار علىٰ صدر رد المحتار، باب الأنجاس، مطلب العرقي الذي الخ: ۱/۳۰۱۔ ظفیر

(۲) رد المحتار، باب الأنجاس، تحت قوله ويطهر زيت الخ: ۱/۲۹۲۔ ظفیر

(۳) فإن كانت مرئية فطهارتها زوال عينها الخ وإن لم تكن النجاسة مرئية الخ يغسلها حتى يغلب علىٰ ظنه أنه قد طهر. (غنية المستملي: ص ۱۸۰، ظفیر)

(۴) قال العلامة ملا علي القاريؒ: " فلما مضت مدة أباح النبي صلى الله عليه وسلم استعمال هذه الظروف فإن أثر الخمر زال عنها ". (مرقاة شرح مشكوٰة المصابيح: ج ۱ ص ۹۱، كتاب الإيمان، الفصل الأول، ومثله في حاشية مشكوٰة: ج ۱ ص ۱۳)

اگر کوئی غذا یا رقیق دوا ناپاک ہو جائے:

سوال: ایک بڑے ظرف میں کوئی غذا یا دوا رقیق بیش قیمت رکھی ہے، پھر اس میں کوئی ایسی نجاست گری جو نمودار نہیں ہے، تو اب دوا یا غذا کسی طرح طاہر ہو سکتی ہے یا نہیں؟

بعض اشخاص کہتے ہیں کہ اس کو آگ پر رکھا جاوے، یہاں تک کہ تھوڑا سا حصہ اس میں سے جل جائے، تو وہ طاہر ہو جائے گی، یہ قول صحیح ہے یا غلط، اگر غلط ہے، تو اس کے طاہر ہونے کا اور کیا طریق ہے؟

الجواب

جب بڑا ظرف کسی سیال شئ جیسا رس شکر کا مثلاً نجس ہوا، تو اب وہ کسی طرح پاک نہیں ہو سکتا، البتہ روغن سیاہ(۱) پاک ہو جاتا ہے کہ وہ چکنا ہے پانی میں (خلط) نہیں ہوتا۔ فقط

فرخ آباد، ص: ۲۵۔۲۷۔ (باقیات فتاویٰ رشیدیہ: ۱۳۵)

مرے ہوئے چوہے کی چربی کا بطور دوا استعمال کرنے کا حکم:

سوال: میرے پیر میں چوہے کی چربی ملنے کو لوگ بتاتے ہیں، تو کیا یہ نجس ہے، نماز ایسی حالت میں درست ہے، یا نہیں؟

الجواب

فی إصلاح الطب عن العالمكيرية، الجلد الأول فصل مايجوز به التوضی: ماطهر جلده بالدباغ طهر جلده بالزكوٰة، وكذلك جميع أجزائه يطهر بالزكوٰة سوى الدم، آه.

اس جزئیہ سے معلوم ہوا کہ اگر چوہا بلا ذبح اور کسی طریقہ سے مر جاوے، تو اس کی چربی نجس رہے گی اور اس سے نماز درست نہ ہوگی، البتہ اگر ضرورت شدید ہو، ایسے وقت استعمال کر لے کہ نماز کے وقت دھو سکے۔

۳ر محرم ۱۳۳۴ھ۔ تتمہ رابعہ صفحہ: ۱۰۔ (امداد الفتاویٰ: ۱/ ۱۲۶۔۱۲۷)

نجاست میں ڈال کر تیار کی ہوئی دوا کا کیا حکم ہے:

سوال: ایک مٹی کے گھڑے میں چند دوائیں رکھ کر، گھڑا پانی سے بھر کر منہ بند کر کے تایا جاوے، اور ایسا گڈھا کھودا جاوے کہ گھڑا اس کی گہرائی میں آ سکے، اور گھڑے کے نیچے اور اوپر گھوڑے کی لید رکھی جائے، اور ایسے موقع پر یہ گھڑا رکھا جائے کہ جہاں شبنم اور دھوپ دونوں آ سکیں۔ ۱۵ر یوم کے بعد گھڑا نکال کر ان دواؤں کا عرق کھینچا جاوے، ایسی دوا کے استعمال میں مسلمانوں کیلئے کوئی نقص تو نہیں ہے؟

---

(۱) روغن سیاہ: کڑوا تیل، سرسوں کا تیل۔ نور

الجواب

مٹی کا گھڑا چونکہ نجاست کو کھینچتا ہے، اور اثر اس کا اندر پہنچتا ہے، اس لئے وہ ادویہ نجس ہوگئیں، استعمال ان کا درست نہیں ہے، مگر اس شرط کے ساتھ جو کہ ادویہ محرمہ کے استعمال کے جواز کیلئے فقہا نے لکھی ہیں۔ مثلاً یہ کہ طبیب مسلم حاذق اس کو مفید بتلا دے اور اس کا بدل دوا حلال سے نہ ہو سکے۔ **وفيه تفصيل وخلاف مذكور في كتب الفقه.** (۱) فقط (فتاویٰ دار العلوم۔ ۳۴۸/۱۔ ۳۴۹)

ناپاک دوا کا استعمال درست ہے یا نہیں:

سوال: پتہ بیل اور بھینس اور پتہ خنزیر میں اور دوائیں ملا کر گولیاں بنا کر اس مریض کو جو کہ لاعلاج مرض سرسام سے بے ہوش ہو اور قریب المرگ ہو، اور کسی دوا سے ہوش نہ آتا ہو اور دوا مذکور سے پانچ منٹ میں ہوش آتا ہو۔ کیا جب اور کوئی دوا کارگر نہ ہو، تو اس کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

ایسی حالت میں کہ دواء نجس میں ظن شفا و نفع غالب ہو، اور کوئی پاک (دوا) اس کے قائم مقام نہ ہو سکے۔ بعض فقہا نے اجازت ایسی ادویہ کے استعمال کی دی ہے، جیسا کہ شامی میں ہے:

"**(قوله اختلف في التداوي بالمحرم): ففي النهاية عن الذخيرة: يجوز إن علم فيه شفاء ولم يعلم دواء آخر**"، **الخ.** (ردالمحتار) (۲) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۳۵۷/۱)

جانور کے پتہ کا استعمال بطور مالش درست ہے یا نہیں:

سوال: پتہ حلال جانور کا اگر کسی دوا میں ڈالا جائے، اور وہ دوا کھانے میں استعمال نہ کی جائے، بلکہ بدن کے ملنے کی ہو، تو جائز ہے یا نہیں؟ اور بدن ناپاک ہوگا یا نہیں؟

---

(۱) فروع: اختلف في التداوي بالمحرم، وظاهر المذهب المنع كما في رضاع البحر، لكن نقل المصنف ثمه وهنا عن الحاوي وقيل: يرخص إذا علم فيه الشفاء ولم يعلم دواءً آخر كما رخص الخمر للعطشان، وعليه الفتوى. (الدر المختار على صدر ردالمحتار، باب المياه، مطلب في التداوي بالمحرم: ۱۹۴/۱، ظفیر)

(۲) رد المحتار، باب المياه، مطلب في التداوي بالمحرم: ۱۹۴/۱۔ ظفیر

کیوں کہ مطلقاً ناپاک دوا کے استعمال کی شریعت نے اجازت نہیں دی ہے۔ حدیث میں ہے:

"إن اللّٰه أنزل الداء والدواء وجعل لكل داء دواءً ا فتداووا ولا تتداووا بحرام". (أبوداؤد، جمع الفوائد: ص ۱۲۱۳، انیس)

عن قتادة أن أنسا رضي الله عنه حدثهم أن ناسا من عكل وعرينة قدموا المدينة على النبي صلى الله عليه وسلم وتكلموا بالإسلام فقالوا يانبي الله إنا كنا اهل ضرع ولم نكن أهل ريف، واستوخموا المدينة... ==

الجواب______________________

درمختار میں ہے: "مرارة كل حيوان كبوله،الخ". (۱)

پس جیسا کہ بول ماکول اللحم کا نجس ہے، پتہ بھی نجس ہے اور تداوی بضرورت جائز ہے۔ پس نماز کے وقت اس جگہ کو دھولیا جاوے۔ فقط (فتاویٰ دارالعلوم: ۱/۳۳۸)

انگریزی دوا کا استعمال جائز ہے یا نہیں:

سوال: سنا ہے کہ انگریزی دواؤں میں استعمال شراب کا ہوتا ہے، لہٰذا انگریزی دواؤں کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟

الجواب______________________

انگریزی ادویہ کا استعمال علی العموم ناجائز نہیں ہے، اگر کسی دوا میں شراب وغیرہ کا ہونا معلوم ہو جاوے، تو اس دوا کا استعمال ناجائز ہو جاوے گا۔ (۲) باقی شبہ اور شک سے کوئی چیز ناپاک نہیں ہوتی۔ (۳) فقط (فتاویٰ دارالعلوم: ۱/۳۰۳)

ٹنکچر کا حکم:

سوال: انگریزی ادویہ موسومہ بہ ٹنکچر شرعاً ان کا استعمال کرنا بطور دوا کے، یا خرید وفروخت اُن کی جائز ہے یا نہیں۔ ان ادویہ میں الکحل یعنی روحِ شراب ملایا جاتا ہے، الکحل ملانے سے غرض اس کی تحلیل یا حفاظت ہے، صرف دوا کے طور پر الکحل اس میں نہیں ملایا جاتا نہ کسی اور غرض سے، اس کا کثیر مسکر نہیں ہے۔ شراب اگر سرکہ بنجائے، تو شرعاً جائز ہے، یا کیا؟

الجواب______________________

جس دوا میں شراب مذکور ملائی جائے، وہ دوا حرام ہے، استعمال اس کا ناجائز ہے۔ **كذاصرح به الفقهاء.** (۴)

اور دوا کی حفاظت کی غرض سے ملانا اس کو پاک اور حلال نہیں بناتا۔ اسی طرح اس دوا کے کثیر کا مسکر نہ ہونا سبب حلت وطہارت نہیں ہوسکتا، کیونکہ یہ جو وارد ہے:

== فأمرلهم رسول الله صلى الله عليه وسلم بذودوراع وأمرهم أن يخرجوافيه فيشربوامن أبوالهافانطلقواحتى إذاكانوا ناحيةالحرة كفروابعدإسلامهم وقتلواراعی النبی صلی الله علیه وسلم واستاقواالذودفبلغ النبی صلى الله عليه وسلم فبعث الطلب فی آثارهم فأمربهم فسمروا أعينهم وقطعوا أيديهم وتركوافی ناحيةالحرةحتى ماتواعلى حالهم، قال قتادة بلغناأن النبی صلى الله عليه وسلم بعدذلک كان يحث على الصدقةوينهى عن المثلة. (الصحيح للبخاری، باب قصة عكل وعرينة، كتاب المغازی: ١٥٣٦/٤، دارابن كثير، دمشق، انيس)

(۱) الدرالمختار علىٰ صدرردالمحتار، فصل فی الاستنجاء، قبيل كتاب الصلوٰة: ۱/۳۲۳، ظفیر

(۲) به يعلم أن مايستقطرمن دردی الخمروهوالمسمىٰ بالعرقی فی ولاية الروم نجس حرام كسائر أصناف الخمر آه. (رد المحتار، باب الأنجاس، مطلب العرقی الذی يستقطر: ۱/۳۰۰، ظفیر)

(۳) اليقين لايزول بالشک. (الأشباه والنظائر، القاعدة الثالثة: ص ۷۵)

(۴) اختلف فی التداوی بالمحرم، وظاهرالمذهب المنع. (الدرالمختار علىٰ رد المحتار، قبيل فصل فی البئر: ۱/۱۹۴، ظفیر)

"ما أسكر كثيره فقليله حرام". (۱)

یہ خاص اس شراب کے بارے میں حکم ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جس شراب کا کثیر مسکر ہو اس کا قلیل بھی حرام ہے۔
پس ایک قطرہ شراب کا بھی حرام اور نجس اور جس دوا میں یہ ملایا جاوے گا وہ بھی حرام اور نجس ہے۔ (۲)

اور شراب کا سرکہ بن جانے میں انقلاب عین ہو جاتا ہے، اس لئے وہ جائز ہے اور شراب کو دوا میں ملانے سے انقلاب حقیقت نہیں ہوتا۔

شامی میں ہے: "**فصار ملحاً الخ فإن ذلك كله انقلاب حقيقة إلىٰ حقيقة أخرىٰ لا مجرد انقلاب وصف الخ**". (شامی: ۲۱۰/۱)(۳) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۳۳۶/۱، ۳۳۷)

انگریزی سینٹ، رنگ پھرے میز، بغیر جزدان قرآن رکھنے اور نجس الماری کو رنگوانے کا حکم:

مسئلہ: انگریزی عطر یعنی سینٹ (Sent) عام طور پر اسپرٹ (Spirit) ڈال کر بنایا جاتا ہے، اسی طرح رنگ بھی اسپرٹ ڈال کر بنایا جاتا ہے، پس سینٹ کا بیچنا اور اس کا لگانا جائز ہوا یا نہیں، میز اور کرسی وغیرہ جن پر رنگ کرایا گیا ہو پاک ہیں یا نجس؟ اور رنگے ہوئے میز پر قرآن مجید بغیر جزودان کے رکھ کر پڑھنا درست ہے یا نہیں، ایک الماری پر کتے نے موت دیا تھا (پیشاب کر دیا تھا)، اس کو رنگوا لیا گیا، آیا وہ الماری طاہر ہو گئی یا نہیں؟

الجواب

اسپرٹ چونکہ شراب سے کشید کی جاتی ہے، اس لیے وہ نجس ہے، پس جس چیز میں اسپرٹ اوپر سے ڈالی جائے، وہ بھی نجس ہو جاتی ہے، لہذا اگر سینٹ میں اسپرٹ اوپر سے ڈالی جاتی ہے، تو سینٹ کا لگانا جائز نہیں ہے، اور اگر کسی خوشبودار چیز میں اسپرٹ ڈال کر سینٹ تیار کیا جاتا ہے، تو تبدیل حقیقت کی وجہ سے تیارہ شدہ سینٹ پاک ہو جاتا ہے اور نجس چیز کا یا اس چیز کا جس میں کسی نجس کی آمیزش ہو ان کی حقیقت اور ان کے عین اور اصل کے بدل جانے سے طاہر ہونے کا فتویٰ اکثر مشائخ نے برقول امام محمد رحمہ اللہ اس وقت دیا ہے جبکہ عام طور پر ان چیزوں کا استعمال ہو اور ان سے احتراز دشوار ہو، پس صورت مسئولہ میں چونکہ سینٹ کے استعمال سے احتراز ممکن ہے اور عام طور پر اس میں ابتلائے مسلمین نہیں ہے، لہذا اس کے طاہر ہونے کا فتویٰ نہیں دیا جائے گا، اور رنگ سے احتراز ممکن نہیں، لہذا عموم بلویٰ کی وجہ سے اس کی طہارت کا فتویٰ دیا جائے گا، لہذا کپڑوں میں سینٹ لگانا درست نہیں ہے، وہ کپڑوں کو نجس

(۱) مشكوٰة المصابيح، باب بيان الخمر ووعيد شاربها: ۳۱۷، فصل ثانی، ظفیر

(۲) به يعلم أن ما يستقطر من دردى الخمر وهو المسمى بالعرقي في ولاية الروم نجس حرام كسائر أصناف الخمر آه. (الدر المختار علىٰ صدر رد المحتار، باب الأنجاس، مطلب العرقي الذي يستقطر: ۳۰۰/۱، ظفیر)

(۳) رد المحتار، باب الأنجاس، تحت قول الدر: ويطهر زيت الخ: ۲۹۱/۱۔ ظفیر

کر دے گا، اس کی بیع درست ہے۔ **ویجوز بیع الدهن المتنجس.**

اور موجودہ رنگ سے رنگی ہوئی الماری، اسٹول اور کرسی وغیرہ پاک ہوں گی، ان پر قرآن مجید وغیرہ کا رکھنا بغیر جزدان کے درست ہے۔

البتہ جس الماری پر کتے نے پیشاب کر دیا تھا اور اس کی طہارت نہیں کی گئی اور اس کو رنگوا لیا گیا، تو اس الماری کا وہ حصہ جس پر کتے نے پیشاب کر دیا تھا، نجس ہے، اس کو دھو کر پاک کر لینا چاہیے، بغیر پاک کیے اس حصہ پر قرآن مجید وغیرہ رکھنا بے ادبی ہے۔ (فتاویٰ فرنگی محل موسوم بہ فتاویٰ قادریہ: ۱۴۲-۱۴۳)

اسپرٹ کا حکم:

سوال: اسپرٹ کو "فتاویٰ دار العلوم" میں ناپاک لکھا ہے، اب اس کی کیا تحقیق ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب ــــــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

اسپرٹ اگر انگور، کشمش یا کھجور سے حاصل کی گئی ہو، تو بالاتفاق نجس ہے اور ان کے سوا کسی دوسری چیز سے بنائی گئی ہو، تو شیخین رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک پاک اور امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نجس ہے۔

تحقیق سے معلوم ہوا کہ آج کل اسپرٹ اور الکحل کے لئے انگور اور کھجور استعمال نہیں کی جاتی، لہذا شیخین رحمہما اللہ تعالیٰ کے قول کے مطابق پاک ہے۔

حضرات فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ نے اگرچہ فساد زمان کی حکمت کی بنا پر امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول کو مفتیٰ بہ قرار دیا ہے، (۱) مگر آج کل ضرورت تداوی و عموم بلویٰ کی رعایت کے پیش نظر شیخین رحمہما اللہ تعالیٰ کے قول پر طہارت کا فتویٰ دیا جاتا ہے، (۲) ویسے بھی اصول فتویٰ کے لحاظ سے قول شیخین رحمہم اللہ کو ترجیح ہوتی ہے، **إلا لعارض**. فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۵ر محرم ۹۲ھ (احسن الفتاویٰ: ۹۵/۲)

تفصیل در حکم اسپرٹ:

سوال: انگریزی دوا جو پینے کی ہوتی ہے، اس میں عموماً اسپرٹ ملائی جاتی ہے، (یہ قسم ہے اعلیٰ درجہ کے شراب کی یعنی شراب کا ست ہے) تو جب اس امر کا یقین ہو چکا اور مسلم ہے، تو انگریزی (ہسپتال) کی دوا پینا جائز ہے، یا ناجائز؟

الجواب ــــــــــــــــــ

اسپرٹ اگر عنب (انگور) وزبیب (منقیٰ) ورطب (تر کھجور) تمر (خشک کھجور) سے حاصل نہ کی گئی ہو، تو اس میں

---

(۱) ردالمحتار، کتاب الاشربة، فی قول: وصح بیع غیر الخمر: ۴۵۶/۴، دار الکتب العلمیة، انیس

(۲) (الأكل) للغذاء والشرب للعطش ولو من حرام أو ميتة... (فرض) يثاب عليه بحكم الحديث. (الدر المختار مع ردالمحتار: ۳۳۹/۶، کتاب الحظر والاباحة، دار الکتب العلمیة، دمشق، انیس)

گنجائش ہے، للاختلاف، ورنہ گنجائش نہیں، للاتفاق۔ (۱)

۲۱ رمحرم ۱۳۳۴ھ، حوادث رابعہ ۶۲۔ (امداد الفتاویٰ جدید: ۱/۱۳۰)

کیا الکحل ناپاک ہے:

سوال: کیا ایسی خوشبو کا استعمال کرنا اور اس حال میں نماز ادا کرنا جس میں الکحل ملا ہوا ہو، جائز ہے؟ میں نے پڑھا ہے کہ ایسی خوشبو کی خاصیت ہے کہ استعمال کے کچھ دیر کے بعد یہ بھاپ بن کر اڑ جاتی ہے۔ اور آپ کے کپڑے اور جسم دونوں پاک ہو جاتے ہیں، الکحل اور خوشبو دونوں سے۔ ممکن ہے کہ اس کے کچھ اثرات بچ جاتے ہوں، نماز اس حال میں جائز ہے، کیوں کہ الکحل نجس نہیں ہے۔ اس کا استعمال کرنا حرام ہے؟

(۱) بہشتی زیور حصہ نہم ص ۱۰۱ پر اسپرٹ کے متعلق مفصل کلام ہے، چونکہ آجکل عام طور پر اس میں ابتلا زیادہ ہے، اس لئے اس کو نقل کیا جاتا ہے:

''جاننا چاہئے کہ چار قسم کی شرابیں تو ایسی ہیں جو باتفاق تمام علما کے نزدیک ناپاک اور حرام ہیں، وہ چار یہ ہیں: انگور کی کچی شراب اور انگور کی پکی شراب، منقیٰ کی شراب و کھجور کی شراب، ان کا ایک قطرہ بھی پینا یا گھر میں رکھنا یا کسی کام میں لانا جائز نہیں۔ ان کی بیع وشرا بھی نہیں ہوسکتی، اور ان چاروں کے سوا اور شرابوں کے بیان میں بہت طول ہے، جس کا یہاں موقع نہیں۔ یہاں ہم صرف اسی شراب کا حکم لکھتے ہیں، جس سے آجکل بچنا مشکل ہوگیا ہے، وہ شراب اسپرٹ ہے، انگریزی قریب قریب تمام ادویات میں شامل ہے، اور قطع نظر ادویات سے تمام استعمالی چیزوں میں اس کا شمول ہے۔ قلم، پنسل، روشنائی، رنگ، فرش، چوکی، لحاف اور بچھونا، ہر چیز کے رنگ وروغن یا نفس ماہیت میں اس کا کچھ نہ کچھ دخل ضرور ہے''۔ **کما لایخفی۔**

اس کا حکم یہ ہے کہ ایک روایت کی رو سے یہ بھی حرام اور نجس ہے، اور ایک کی رو سے پاک ہے، اور دوا بقدر غیر مُنشی داخلاً بھی استعمال کی جاسکتی ہے، گو سلیم الطبع مسلمان کی طبیعت ایسی چیز کو جس کی پاکی اور حلت میں اختلاف ہو، قبول نہیں کرسکتی، گویا یہ ایسا ہے، جیسے کہ ایک برتن میں پانی رکھا ہو، اور ایک شخص خبر دے کہ یہ پانی ہے، اور دوسرا خبر دے کہ یہ پیشاب ہے، تو نفیس الطبع آدمی کی طبیعت اس سے ضرور گھن کرے گی، لیکن عموم بلویٰ ایسی چیز ہے، جس سے فتویٰ میں ایسے موقع پر ضرور وسعت ہو جاتی ہے۔ لہذا اس میں زیادہ تشدد نہ چاہئے، اور جس سے ہوسکے، احتیاط کرے، بڑی خوبی کی بات ہے۔

یہاں سے حکم انگریزی ادویات کا، خصوصاً ٹنکچروں کا نکل آیا۔ اکثر ادویات کے جوہر لینے میں اسپرٹ کو ضرور دخل ہے، اور ٹنکچر کی تو حقیقت یہی ہے کہ دوا کو اسپرٹ میں بھگو کر صاف کر لیتے ہیں، اس سے اس دوا میں سرعت نفوذ بدرجہ غایت ہے۔

حضرت علامہ تھانویؒ فرماتے ہیں کہ ہر اسپرٹ اشربۂ اربعہ میں سے نہیں ہے، پس ایسی اسپرٹ کا شیخین کے نزدیک استعمال جائز ہے، لیکن فتویٰ امام محمد صاحب کے قول پر ہے، تا کہ عوام الناس کو جرأت نہ بڑھ جائے، تو چونکہ یہ فتویٰ سد باب فتنہ کے لئے ہے، اس لئے مبتلی بہ کو گنجائش استعمال کی ہے، مگر اہل تقویٰ کو ٹنکچر کے استعمال سے پرہیز کرنا چاہئے، اور جو عوام مبتلا ہوں ان پر سختی نہ کریں، البتہ اگر اسپرٹ میں سرکہ ڈالدیا جائے، تو وہ بعد انقلاب سرکہ کے حکم میں ہو جاتا ہے، اور اس کا، اور جس چیز میں ملا ہوا تھا، اس کا استعمال جائز ہو جاتا ہے۔ انتہیٰ قول مولانا۔

اسپرٹ کیا چیز ہے:

ڈاکٹری کتاب دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اسپرٹ تیز قسم کی شراب ہے، جو شراب کو مقطر کرنے سے تیار ہوتی ہے، اور لکھا ہے کہ ہندوستان میں گھٹیا شرابیں بنتی ہیں، مثلاً آلو، بیر، جو، گیہوں وغیرہ کی، اور یورپ میں بڑھیا شرابیں بنتی ہیں، مثلاً انگور، سیب، ==

هو المصوب

الکحل کی بہت سی قسمیں ہیں، بعض الکحل نشہ آور ہوتے ہیں۔ لیکن سینٹ (اسپرے میں) جو الکحل ہوتا ہے، اس کا نام ’آیسو پروپائیل (isopropyi) ہے جو انگور کی شراب سے بنا ہوا نہیں ہوتا ہے، اس لئے سینٹ استعمال کرسکتے ہیں۔

تحریر: محمد مسعود حسن حسنی، تصویب: ناصر علی ندوی (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ۱/۲۹۰ و ۲۹۱)

الکحل، خمر، لفظ ’نجس‘ اور ’رجس‘ کے معنی اور ان دونوں میں باہمی فرق کی تحقیق:

سوال (۱): الکحل کی حقیقت کیا ہے؟

(۲) خمر (شراب) بیشک نص قطعی سے حرام ہے، لیکن کیا نجس بھی ہے؟

(۳) خمر اگر نجس ہے، تو نجاست کی دلیل کیا ہے؟

(۴) خمر وجود کحل کی وجہ سے نجس ہے، یا نجاست کی کوئی اور وجہ ہے؟

(۵) الکحل مسکر ہے، اور ہر مسکر حرام ہے، کیا مسکر کے لئے نجس ہونا بھی لازم ہے؟

(۶) اگر کوئی مشرک اپنا ہاتھ پانی میں ڈال دے، یا اس کا تھوڑا سا تھوک پانی میں مل جائے، تو کیا نجس ہوجائے گا؟

(۷) (الف) قرآن میں لفظ ’نجس‘ ہے، اس کا معنی مفہوم اور مصداق کیا ہے؟

(ب) ’’اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ‘‘، کا کیا مطلب ہے؟ کس طرح کی نجاست مراد ہے؟

(۸) ’’رجس‘‘ اور ’’نجس‘‘ میں کیا فرق ہے؟

== انار، منقیٰ وغیرہ، اور اسپرٹ کی تین قسمیں ہیں، یہ تولیٹڈ اسپرٹ اور پروف اسپرٹ اور ریکٹی فائیڈ اسپرٹ جو دواؤں کے کام میں آتی ہے، وہ بڑھیا قسم ہے، جس کا نام ریکٹی فائیڈ اسپرٹ ہے، یہ قیمت میں دوسری قسموں سے بہت زیادہ ہے، تو اگر یہ ولایت سے آئی ہوں، تو چونکہ ولایت میں اکثر شرابیں بڑھیا بنتی ہیں، اس واسطے یہ احتمال کسی قدر قوت کے درجہ میں ہوسکتا ہے کہ یہ اسپرٹ بھی انگور یا منقی یا چھوارے سے بنی ہوئی شراب کا مقطر ہو۔ اگر ایسا ہے تو وہ حرام اور نجس ہے، اور جس دوا میں وہ ملائی جائیگی، وہ بھی نجس اور حرام ہوجائے گی۔ گو اس احتمال پر ہر دوا میں فتویٰ عدم جواز کا نہیں دیا جاسکتا، لیکن یہ ضرور کہا جاسکتا ہے کہ اولیٰ یہی ہے کہ بلاضرورت ایسی دواؤں کو استعمال نہ کیا جائے۔

یہاں سے حکم ہومیو پیتھک ادویات کا بھی نکل آیا کہ اولیٰ یہی ہے کہ ان کو بلاضرورت استعمال نہ کیا جائے، کیونکہ ان کا اصل جز اسپرٹ ہی ہوتا ہے، اور دوسری دوا کا جزو برائے نام ہوتا ہے۔ اھ، ملخصاً۔

وفی ہامشہ: اسپرٹ کی تحقیق یہ ہے کہ اسپرٹ بہت تیز شراب گویا شراب کا جوہر ہے، بوجہ تیزی اس کو کوئی پی نہیں سکتا، اور اشد ضرورت کے وقت اس کے چند قطرے پانی میں ملا کر پیتے ہیں، تو شراب کا کام دیتی ہے۔ اسپرٹ ہر چیپ دار چیز سے بنتی ہے، جیسے بیر، آلو، مہوا، جو، اور گیہوں وغیرہ حتی کہ انگور، کھجور اور منقی سے بنتی ہے، جو اسپرٹ ان تین چیزوں سے بنے گی وہ خمور اربعہ متفق علیہا میں سے ہوگی، اور ناپاک وحرام ہوگی۔ ایک قطرہ بھی پینا یا کسی طرح استعمال کرنا جائز نہ ہوگا، اور جو ان تینوں کے سوا اور کسی چیز سے بنے گی، اس میں ایک روایت کی رو سے دوا استعمال کی گنجائش ہوگی، جو اسپرٹ جلانے یا روغنوں کے بنانے کے معمولی کاموں میں آتی ہے، اغلب یہ ہے کہ وہ خمور اربعہ میں سے نہیں ہوتی ہے، کیونکہ وہ بہت ہی کم قیمت ہوتی ہے۔ اسپرٹ میں سے علم کیمیا کے ذریعہ خاص منشی جز وعلیحدہ نکال لیتے ہیں، اسکا نام الکحل ہے۔ اھ، سعید

(۹) کسی شئ یا کسی فعل پر اطلاق نجاست کے لئے لفظ رجس اور نجس دونوں میں سے کون زیادہ حقیقی اور واضح ہے؟

(۱۰) لفظ ''رجس'' اور ''نجس'' مشترک المعنی ہیں یا دونوں میں 'عام خاص' کی نسبت ہے؟

(کیا ہر نجس رجس ہے؟ اور ہر رجس نجس ہے؟ یا ہر نجس رجس ہے، لیکن ہر رجس نجس نہیں ہے؟ یا ہر رجس نجس ہے، لیکن ہر نجس رجس نہیں ہے؟)

علمائے کرام سے نہایت ادب کے ساتھ گذارش ہے کہ تمام سوالوں کا مدلل وملخص مگر مکمل جواب جلد از جلد تحریر کرنے کی زحمت گوارہ فرمائیں۔ آپ کے حسن تعاون کا پیشگی شکریہ۔ (المستفتی: مولانا عبدالوحید واحد فیاضی، مدیر ادارہ فکر اسلامی، بھنڈی بازار، ممبئی)

الجواب ــــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

الکحل کی حقیقت وماہیت:

(۱) اسپرٹ کی تحقیق یہ ہے کہ یہ تیز شراب کا جوہر اور اس کی روح ہے، اس میں سے بذریعہ علم کیمیا خاص منشی اور نشہ آور جز علیحدہ کر لیا جاتا ہے، اس کا نام الکحل ہے۔ اگر یہ انگور یا کھجور یا منقی سے بنی ہو، تو بالاتفاق وبالا جماع ناپاک وحرام ہے، ایک قطرہ بھی اس کا استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔ اور جو اسپرٹ اور الکحل، آلو، جو، گیہوں اور میوے سے بنتا ہے، وہ مختلف فیہ ہے کہ بقول شیخین ؒ پاک اور بقول امام محمد نجس اور ناپاک ہے۔ (شامی: ۱/۲۱۳)

حاشیہ امداد الفتاویٰ میں ہے کہ! اسپرٹ بہت تیز شراب گویا شراب کا جوہر ہے، بوجہ تیزی اس کو کوئی پی نہیں سکتا، اور اشد ضرورت پر اس کے چند قطرے پانی میں ملا کر پیتے ہیں، تو شراب کا کام دیتی ہے۔ اسپرٹ ہر چیپ دار چیز سے بنتی ہے، تو جو اسپرٹ ان تینوں چیزوں سے بنے گی، وہ خمور اربعہ متفق علیہا میں سے ہوگی، اور ناپاک وحرام ہوگی، ایک قطرہ بھی پینا یا کسی طرح استعمال کرنا جائز نہ ہوگا۔ (الیٰ قولہ): اسپرٹ میں سے علم کیمیا کے ذریعہ خاص منشی جز علیحدہ نکال لیتے ہیں، اس کا نام 'الکحل' ہے۔

(۲) خمر یعنی شراب حرام ہونے کے ساتھ ساتھ نجس اور ناپاک بھی ہے، جس طرح خون، پیشاب وغیرہ۔

کما هو مصرح في الهداية: قدر الدرهم وما دونه من النجس المغلظ كالدم والبول والخمر. (باب الأنجاس: ۱/۵۸)

وفي البناية شرح الهداية: (وإنما كانت نجاسة هذه الأشياء) يعني الأشياء المذكورة كالدم والبول والخمر ونحوها مغلظة يعني موصوفة بالتغليظ (لأنها) أي لأن هذه الأشياء أي نجاستها تثبت بدليل مقطوع فيه بنص وارد فيه بلا معارضة نص اٰخر كالخمر مثلاً فإن نجاسته بنص القرآن لقوله: رِجْسٌ، أي نَجِسٌ ولم يعارضه نص اٰخر. (بناية: ۱/۷۳۲)

وفي الشامي مع الدر المختار: (قوله خمر): هذا ما في عامة المتون، وفي القهستاني عن

فتاویٰ الدیناری: قال الإمام خواهرزاده : الخمر تمنع الصلوة وإن قلّت بخلاف سائر النجاسات. (شامی: ۱/۲۱۳)

وفی البدائع: أنها نجسة العین نجاسة غلیظة کالبول والغائط. (۱/۲۱۷، مطبع پاکستانی)

دلائل نجاسات:

(۳) خمر شرعاً وعقلاً ہر اعتبار سے نجس ہے۔

(۱) قرآن کریم میں خمر کو ’’رجس‘‘ کہا گیا ہے، جس کے معنی نجس کے ہیں۔

کمافی المائدة: ’’اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ‘‘.

ترجمہ: اے ایمان والو! شراب، جوا، بت، اور قرعہ کے تیر تو محض گندے اور شیطانی کام ہیں، سو ان سے بچتے رہو، تاکہ تمہارا بھلا ہو۔

وفی الإتقان: (قوله وهی نجاسة مغلظة) لأن اللّٰه تعالیٰ سماها رجسًا فکانت کالبول والدم المسفوح. (شامی، کتاب الأشربة: ۵/۲۸۹، بنایة: ۱۱/۳۹۹)

وقال صاحب الجمل فی تفسیر الرجس: ’’قوله رجس ‘‘خبیث مستقذر أی یعده أصحاب القول قبیحًا ینبغی التباعد عنه. (حاشیة الجمل: ۱/۵۲۳، تفسیر کبیر: ۱۲/۸۹)

(۲) دوسری وجہ یہ ہے کہ اگر خمر طاہر ہوتی، تو کپڑے یا بدن وغیرہ میں لگ جانے کی صورت میں، دیگر پاک اشیا کی طرح اس کے ساتھ بھی نماز درست ہوتی، والأمر لیس کذلک. کیوں کہ قدر درہم سے اگر زائد ہو، تو نماز ہی نہیں ہوتی، اور قدر درہم یا اس سے کم کی صورت میں بلا عذر اس کے ساتھ نماز پڑھنا عند الفقہاء مکروہ تحریمی ہے، اور مع العذر معاف، اور نماز کامل طور سے درست ہے۔ کما هو مذکور فی کتب الفقه.

(۳) تیسری عقلی وجہ یہ ہے کہ ہر سلیم الطبع انسان اور تمام ادیان و مذاہب کے لوگ بھی اس کو گندی اور ناپاک چیز سمجھ کر اس سے اجتناب اور گریز کرتے ہیں۔

خمر بذات خود نجس ہے:

(۴) خمر نجس لعینہ ہے، لغیرہ نہیں، کیوں کہ قرآن کریم میں خمر کو ’رجس‘ کہا گیا ہے، اور ’رجس‘ کہتے ہی ہیں اس چیز کو جو بذات خود نجس اور ناپاک ہو، نہ کہ اختلاط غیر کی وجہ سے۔ کنجاسة الخنزیر.

کما فی البدائع: والکلام فیه فی مواضع: أحدها فی بیان ماهیته (إلیٰ قوله) والثالث أن عینه حرام غیر معلول بالسکر بخلاف غیره من الأشربة فإنه معلول بالسکر ومن الناس من یقول غیر المسکر منها لیس بحرام کغیره من الأشربة فإنه معلول بالسکر لأن الفساد لا یحصل إلا به وهذا کفر لأنه مخالف للکتاب والسنة والإجماع. (بدائع: ۷/۲۱۷، کتاب الأشربة)

ہدایہ میں ہے کہ شراب اپنی ذات کی وجہ سے حرام ہے، اس کی حرمت کا مدار نشہ پر نہیں ہے۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ بذات خود حرام نہیں ہے، بلکہ اس سے نشہ حرام ہے، اور یہ کفر ہے، کیوں کہ یہ کتاب اللہ کا انکار ہے، کتاب اللہ نے اس کو 'رجس' کہا ہے، اور رجس اس نجاست کو کہتے ہیں، جو اپنی ذات کی وجہ سے حرام ہو، اور سنت متواترہ میں وارد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کو حرام قرار دیا ہے، اور اسی پر امت کا اجماع ہے، شراب پیشاب کی طرح نجاست غلیظہ ہے، اس کی نجاست دلائل قطعیہ سے ثابت ہے، الخ۔ (ہدایہ:۳۹۲/۴، کتاب الاشربہ)

وفی البناية لشرح الهداية:"والثالث أن عينها " أی عين الخمرحرام غيرمعلول بالسكرولا موقوف عليه أی علی السكر،ومن الناس من يقول إن من أنكرحرمة عينها وقال إن السكرمنه حرام لأن به'أی بالسكريحصل الفساد وهذاكفر،لأنه جحود الكتاب فإنه سماه رجسًا وهوقوله سبحانه تعالٰی :"اِنَّمَا الْخَمْرُوَالْمَيْسِرُوَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلاَمُ رِجْسٌ"،والرجس ما هومحرم العين يعنی الرجس اسم للحرام النجس عيناً بلا شبهة، ودليله قوله سبحانه تعالٰی:" اَوْلَحْمَ خِنْزِيْرٍفَاِنَّهُ رِجْسٌ"،ولحمه حرام نجس عيناً بلا شبهة وكذا الخمر.(بناية :۳۹۹/۱۱،شامی:۸۸/۵، ۳۸۹، هندية:۴۰۹،۱۰/۵، كتاب الأشربة)

حاصل جواب اینکہ خمر بذات خود نجس اور ناپاک ہے، خواہ اس میں دوسری کوئی منشی اور نشہ آور شئ مثلاً الکحل وغیرہ ملائی جائے یا نہ ملائی جائے۔

<u>ہر مسکر کے لئے نجس ہونا لازم نہیں:</u>

(۵) مسکر کے لئے نجس اور ناپاک ہونا لازم نہیں، **كما هو مصرح فی كتب الفقه۔**

مشرک کے برتن میں ہاتھ ڈالنے یا اس کے وقوع لعاب سے پانی پاک رہتا ہے، ناپاک نہیں ہوتا ہے۔ الّا یہ کہ اس کے ہاتھ یا منہ میں نجاست ہو۔

(۶) جوٹھا کی طہارت وعدم وطہارت کی بنیاد شئ کی ذات ہے، کہ اگر وہ شئ پاک ہے، تو اس کا سور اور جوٹھا بھی پاک ہوگا، اور وہ شئ ناپاک یا مشکوک ہے، تو اس کا سور بھی پاک اور مشکوک ہوگا۔ تو چونکہ مشرک بھی من حیث الانسان انسان ہے، اور انسان اپنی ذات کے اعتبار سے طاہر ہے، لہٰذا جس طرح مسلمان کا لعاب اور سور پاک ہے، اسی طرح مشرک کا بھی لعاب اور سور پاک ہے، لہٰذا اگر کوئی مشرک اپنا ہاتھ کسی برتن میں ڈال دے، یا اس کا لعاب کسی چیز میں گر جائے، اور اس کے ہاتھ یا منہ پر کسی قسم کی ناپاکی نہ ہو، تو اس کے ایقاع ید اور وقوع لعاب کی وجہ سے وہ پانی اور وہ چیز ناپاک نہیں ہوگی، بلکہ علیٰ حالہٖ پاک اور طاہر رہے گی۔

كما فی الحلبی: " لأن السؤريأخذ حكم اللعاب لاختلاط به ولعاب الإنسان طاهرلتولده من لحم طاهرإذ حرمته لكرامته لا لنجاسته(إلٰی قوله)أما لوتلوث فمه بنجاسة من خمرأوميتة أوغيرها فشرب الماء من فورفإن السؤريتنجس.(حلبی كبير:ص۱۲۶)

فتاویٰ تاتارخانیہ اور دیگر کتب فقہ وفتاویٰ میں بھی یہی ہے کہ نفس آدمی کا سور اور جوٹھا پاک ہے، خواہ وہ طاہر ہو یا محدث، مسلمان ہو یا کافر، اسی پر امت کا اجماع بھی ہے۔

''یجب أن یعلم أن الآسار أربعة: أما طاهر الذی لا کراهة فیه فسؤر الآدمی (إلٰی قوله) وعلیه إجماع المسلمین. (فتاویٰ تاتارخانیۃ: ۱/۲۱۷)

وفی الشامی: (فسؤر آدمی مطلقاً) ولو جنباً أو کافرًا الخ لأنه علیه الصلوة والسلام أنزل بعض المشرکین علٰی ما فی الصحیحین، فالمراد بقوله " اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ "النجاسة فی اعتقادهم، بحر. (شامی: ۱/۱۴۸، مطلب فی السؤر)

وفی المنیة: ولو أدخل الکفار أو الصبیان أیدیهم لا یتنجس إذا لم یکن علٰی أیدیهم نجاسة حقیقة الخ

وفی الجوهرة النیرة: وسؤر الآدمی وما یؤکل لحمه طاهر (إلٰی قوله): أما الطاهر فسؤر الآدمی وما یؤکل لحمه ویدخل فیه الجنب والحائض والنفساء والکافر إلا سؤر شارب الخمر ومن دمی فوه إذا شربا علٰی فورهما فإنه نجس. (۱/۲۵، وهکذا فی ملتقی الأبحر: ۲۸، والخانیة: ۱/۱۸)

وفی الهدایة: (وسؤر الآدمی وما یؤکل لحمه طاهر) لأن المختلط به اللعاب وقد تولد من لحم طاهر ویدخل فی ذلک جواب الجنب والحائض والکافر. (۱/۲۸، هکذا فی البنایة: ۱/۴۳۱، والعنایة علٰی هامش الهدایة: ۱/۲۹)

لفظ نجس کا مفہوم ومصداق:

(۷) (الف) نجاست کی دو قسمیں ہیں: (۱) حقیقی اور (۲) معنوی، اور قرآن میں جو لفظ نجس ہے، وہاں قسم ثانی یعنی معنوی نجاست اور اعتقاد کی خرابی مراد ہے، نہ کہ حقیقی نجاست۔

(ب) " اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ "، کا مطلب: " اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ "، میں نجاست سے معنوی یعنی شرک اور فساد عقیدہ مراد ہے، نہ کہ ظاہری نجاست۔ کیوں کہ کتب فقہ وفتاویٰ میں من حیث الانسان مشرک کے عین اور اس کی ذات کو پاک قرار دیا گیا ہے۔ هذا هو قول الفقهاء والأقرب إلی الفهم.

اس کی تائید حدیث کی اکثر کتابوں مثلاً صحیحین اور ابوداؤد وغیرہ کی روایت سے ہوتی ہے کہ:

ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قبیلہ ثقیف کا ایک وفد آیا، آپ نے اس کو مسجد میں ٹھہرایا اور وہ لوگ کافر تھے، تو معلوم ہوا کہ اگر وہ جسماً ناپاک ہوتے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو مسجد میں ٹھہراتے کیوں؟ کہ ناپاک آدمی کے لئے دخول مسجد جائز نہیں، کالحائض والنفساء والجنب وغیرهم.

کما فی تفسیر الکبیر: " واختلفوا فی کون المشرک نجسًا، نقل صاحب الکشاف عن ابن عباسؓ أن أعیانهم نجسة کالکلاب والخنازیر، وعن الحسن: من صافح مشرکاً فلیتوضأ، وهذا هو قول الهادی من الأئمة الزیدیة، أما الفقهاء فقد اتفقوا علٰی طهارة أبدانهم، واحتج القاضی

علیٰ طهارة أبدانهم بما روى أن النبى صلى اللّٰه عليه وسلم شرب من أوانيهم،وأيضاً لوكان جسمه نجساً لم يبدل ذلك بسبب الإسلام،وأما جمهور الفقهاء فإنهم حكموا بكون الكافر طاهرًا فى جسمه.(تفسير كبير:۲۴/۱۶و۲۵،جمل:۲۷۴/۲)

وفى الكرمانى:" اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ "قذر لخبث باطنهم نجس هو مصدر أى ذونجس أو جعلوا كأنهم النجاسات مبالغة فى وصفهم بها قذر لخبث باطنهم أى لا لخبث ظاهرهم،الخ.(حاشية جلالين:۱۵۷)

وفى البناية فى بحث سؤر الكافر:فإن قلت قال اللّٰه تعالٰى:" اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ ".قلت: النجاسة فى اعتقادهم لا فى ذاتهم(إلٰى قوله)والكافر طاهر أيضاً لما ثبت فى الصحيحين أن النبى صلى اللّٰه عليه وسلم مكن عامة ابن أثال من أن يمكث فى المسجد قبل إسلامه،فلو كان نجسًا لما مكنه من ذلك.(بناية:۴۳۱/۱، هكذا فى الشامى عن البحر:۱۴۸/۱)

وفى العناية:والكافر،لماروى أن النبى صلى اللّٰه عليه وسلم أنزل وفد ثقيف فى المسجد و كانوا مشركين،ولو كان عين المشرك نجسًا لما فعل ذلك،ولايعارض بقوله تعالٰى: " اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ "،لأن المراد به الخبث فى الاعتقاد.(حاشية هداية :۲۹/۱)

فقہ حنفی کی مشہور کتاب حلبی میں بھی یہی ہے کہ!

" اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ "، سے مراد نجاست معنوی یعنی شرک ہے، یا یہ تاویل کی جائے کہ جنابت وغیرہ سے چونکہ وہ کامل طہارت حاصل نہیں کرتے، اس لئے متصف بالنجاست کی وجہ سے مبالغۃً مشرکین کو نجس قرار دیا گیا ہے، البتہ حقیقی نجاست بالاجماع مراد نہیں ہے، یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی مصلی غیر ملوث بالنجاست کافر کو اپنے مونڈھے وغیرہ پر رکھ کر نماز پڑھے، تو نماز جائز ہے۔ كما فى المستحاضة والجنب.

وقوله تعالٰى:" اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ "،المراد أنهم ذو نجاسة معنوية وهو الشرك أو أنهم متلبسون بالنجاسة لعدم تطهرهم من الجنابة ونحوها فجعلهم كأنهم عين النجاسات مبالغةً فى تلبسهم بها وليس المراد حقيقة نجاسة ذواتهم بالإجماع،حتى لو حمل كافرًا غير ملوث بالنجاسة وصلى به جازت صلٰوته كما لو حمل جنباً أو حائضاً ،الخ.(حلبى كبير:ص ۱۶۷،تفسیر کبیر:۱۸/۴)

بیان القرآن میں حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ آیت بالا کی تفسیر میں رقم طراز ہیں کہ:

مراد اس نجاست سے نجاست عقائد ہے، نہ کہ اعیان واجسام۔ چنانچہ ابوداؤد کتاب الخراج میں وفد ثقیف کو مسجد میں ٹھہرانے کی روایت موجود ہے، اور وہ مشرک تھے، اور یہاں مقصود حکم "لايقربوا" کا فرمان ہے۔" اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ "، میں نجس سے نجاست عقائد اور شرک مراد ہے، نہ کہ نجاست اعیان واجسام۔(بیان القرآن)

رجس ونجس کے مابین فرق:

(۸) لفظ ’رجس‘ اور ’نجس‘ کے مابین فرق یہ ہے کہ ’رجس‘ کا لفظ وسیع المفہوم ہے، اور کثیر المعنی ہے، کہ ’رجس‘ کے معنی نجاست، گندگی اور حرمت ولعنت کے ہیں، نیز ’رجس‘ کا اطلاق گندے فعل اور گندی چیز، ہر ایک پر ہوتا ہے، لیکن نجس کا اطلاق صرف نجاست اور ناپاکی پر ہوتا ہے، اور شرعاً صرف اس معین ناپاک چیز پر ہوتا ہے، جو جواز صلوۃ سے مانع ہو، جیسے، شراب، پیشاب، خون وغیرہ۔

كما في المعجم الوسيط: الرجس، القذر، والشيء القذر، والفعل القبيح والحرام واللعنة، كما في التنزيل العزيز: "وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لاَ يَعْقِلُوْنَ"، الخ. (ص: ٣٣٠)

(نجس الشيء نجسًا قذر، وفي عرف الشرع لحقيقة النجاسة (الناجس) القاذر، النجاسة القذارة، وفي عرف الشرع، قذر معين يمنع جنسه الصلوة كالبول والدم والخمر، (النجس) النجاسة يقال فلان نجس خبيث فاجر، وهم نجس أيضاً، وفي التنزيل العزيز: "اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ" الخ. (ص: ٩٠٣)

وفي تفسير الكبير تحت قوله تعالىٰ: "اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ" (إلىٰ قوله) "رِجْسٌ": والرجس في اللغة كل ما استقذر من عمل يقال رجس الرجل رجسًا إذا عمل عملاً قبيحاً وأصله من الرجس بفتح الراء وهو شدة الصوت يقال سحاب رجاس إذا كان شديد الصوت بالرعد فكان الرجس هو العمل الذي يكون قوي الدرجة كامل الرتبة في القبح. (٨٩/١٢ـ١٦/٢٤ـ٢٥)

هٰكذا في حاشية الجمل: ٥٢٣/١ـ٢٤٧/٢ـ والقرطبي: ٢٨٧/٦، البناية: ٧٣٧/١)

لفظ نجس واضح اور حقیقی ہے:

(۹) لفظ ’رجس‘ اور ’نجس‘ دونوں میں سے لفظ نجس کثرت استعمال کی وجہ سے زیادہ واضح اور حقیقی ہے، جیسے لفظ اسد، لیث، اور غضنفر متحد المعنی ہونے کے باوجود لفظ اسد واضح ہے۔

نیز یہ کہ لفظ رجس کے معنی نجس مراد لینے میں بہت سی تاویلیں اور توجیہات کرنی ہوتی ہیں۔ ہر ایک اس کا معنی بآسانی نہیں سمجھ سکتا ہے، برخلاف لفظ نجس کے، کہ معنی ناپاکی لینے میں کثرت شیوع اور اس معنی کے عوام وخواص کے درمیان معروف ومشہور ہونے کی وجہ سے کسی تاویل وتوجیہ کی حاجت نہیں، ہر ایک اس کا معنی سمجھتا ہے اور اپنی بول چال میں بکثرت اس لفظ کا استعمال کرتا ہے۔

لفظ رجس اور نجس میں عموم خصوص کی نسبت ہے:

(۱۰) لفظ رجس اور نجس میں عموم وخصوص کی نسبت ہے، کہ ہر رجس نجس تو ہوسکتا ہے، لیکن ہر نجس رجس نہیں ہوسکتا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد حبیب اللہ القاسمی (حبیب الفتاویٰ: ۶/۴۴ تا ۵۵)